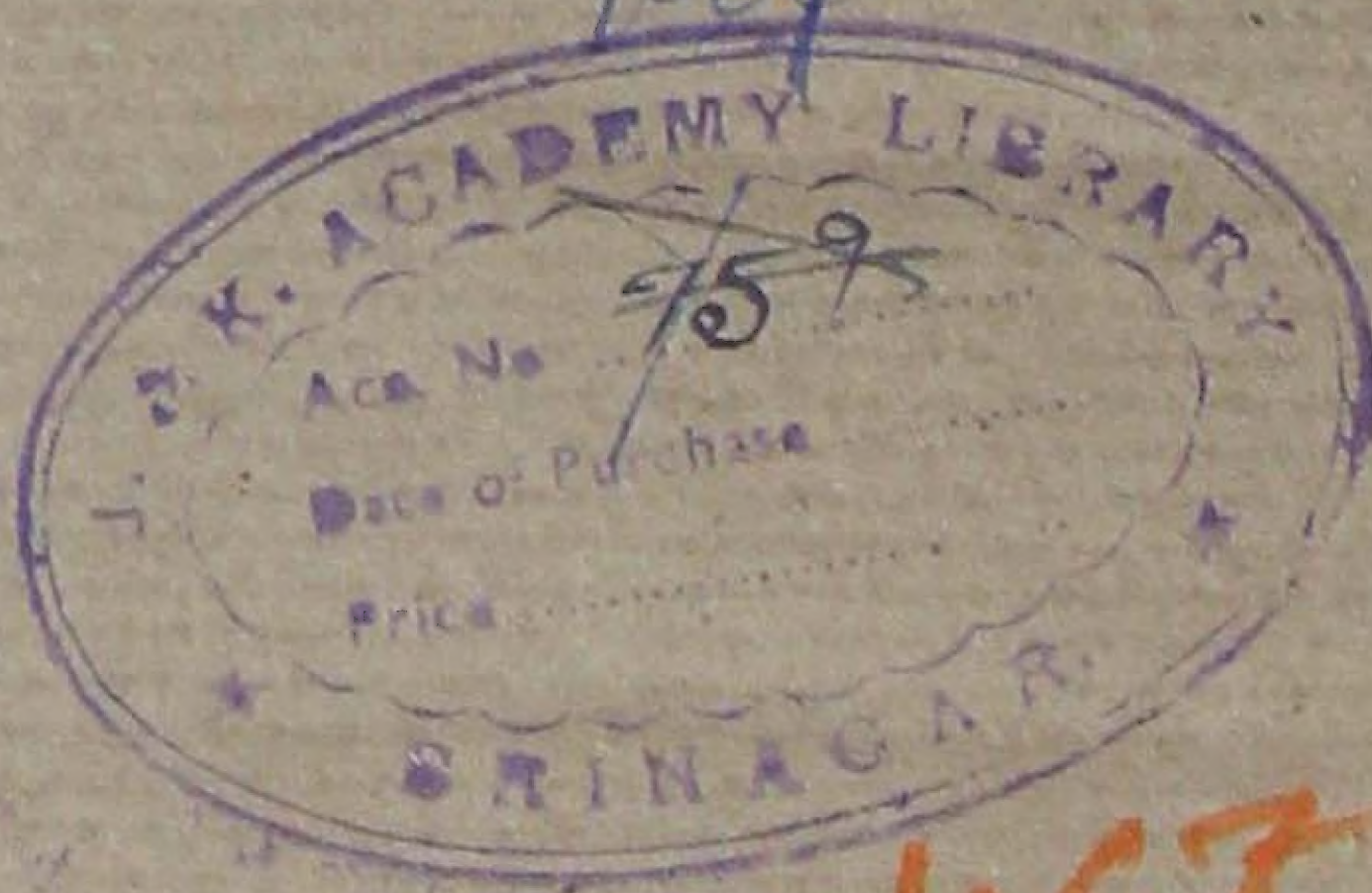






1067

1067



Acc. No = 1067







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
یا محبوب

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا يَلِكُ الْمُلْكُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
بیادگار جشن جوہلی و سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت بندہ گامالی مدظلہ العالی



بہ تصنیف بندہ خاکسار ذرہ بمقدار حاجی ابراہیم ابن حاجی سلیمان  
مہینہ مخلص آرزو ہمیں باشندہ قدیم مہینی حال مقیم حید آباد فرخندہ نیاد  
مشہور آغا صاحب سوداگر ۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ

مطبع و فنی الکیم چہتہ بازار حیدر آباد دکن و نق طبع یافت



یار باین شاه زمان منصوب و گزین باد  
خاک پایش مهر و مودت همه عینین باد



روز و شب است فزاید کامریش بعدل  
پاگاهش همه دارا و ذوالقمرین باد



# جوبلی مبارک

آپہی تابلو داین دور زرنگار سپہر بہدل وداوشہ خاور است تانامو

بجشن عیش باندہ ام شاو دکن بحق نور محمد و سید ابوبکر

Acc. No. ....

Date of Purchase .....

Price .....

# جوبلی مبارک

بین

وراصل جوبلی عہد عتیق یعنی زمانہ قدیم بنی اسرائیل اپنے بادشاہ وقت کی

پنجاہ سالہ حکومت کی جوبلی یعنی عام جشن تمام قلمرو میں کیا کرتے تھے

اسکو جوبلی کہتے ہیں۔ پیشتر جوبلی کا رواج عربستان و ترکستان ایران

ہندوستان میں کہیں نہ تھا۔ باوجودیکہ اکبر بادشاہ اور عالمگیر بادشاہ بچاں

پنجاہ سال سربراہی سلطنت ہے مگر انکی جوبلی نہیں ہوئی فقط بقطاب

ساحلہ ان شہور کے ہندوستان میں شروع جوبلی کی بنیاد قیصر ہند و کٹوریہ

پنجاہ سالہ حکومت تمام ہندوستان میں پڑی دھوم و خوشی منائی گئی



بعد اسکے ہمارا امیر المومنین سلطان عبدالحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ کی تمام  
 ترکستان میں جولائی کی خوشی منائی گئی اور جا بجا تمام جشن کئے گئے اس طرح  
 پیر تمام ہندوستان میں خصوصاً ممبئی میں جا بجا جولائی کے جلسے ہونے لگے  
 کہیں کسی انجمن کی چیل سالہ جولائی ہوتی کہیں کسی اخبار کی جولائی ہوتی کہیں  
 کسی کتب خانہ لائبریری کی جولائی ہوتی خصوصاً سال گذشتہ انجمن احباب ممبئی  
 کی سمین جولائی بڑی دھوم سے ہوئی۔ اب دیرین سال فرخندہ فال ہمارے  
 بادشاہ ظل اللہ علی حضرت بندگدگالی متعالی کی چیل سالہ جولائی و سالگرہ مبارک کی  
 دھوم تمام حیدرآباد ملکہ تمام ملک کن میں بڑی شد و مد کے ساتھ ہزار خوشی منائی  
 گئی اور تمام امراء و اعیان بلبدہ و شعراء و نامدار نے اپنے اپنے جوش و محبت کا اظہار  
 پذیریعہ خاص یا پذیریعہ اخبار و اشتہار کئے ہیں مجہدہ غریب کو ہی خیال آیا  
 کہ مجہدہ اور تو میرے پاس نہیں جو نثار عقدم اعلیٰ حضرت کروں یا کچھ طبعیت  
 موزون ہے چند شعرا و آبدار لکھوں اور پیشکش اعلیٰ حضرت ظل اللہ  
 کروں **خوش بودا** میں جو ہر تہذیب و ادب کا قبول اقتدار و تقدیر و



الغرض قلم برداشتہ یہ چند قصیدے لکے۔ و ما توفیقی  
إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

وَأُقِرُّ مِنْ أَجْرِي إِلَّا إِلَهَ إِيَّا اللهَ بَصِيرًا الْحَيَّ



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَسْتَ تَعْلَمُ

## قصیدہ

<p>مرحبا جام و شراب و دریاہ آفتاب آتش غم سے دل ہر تیرہ شمت کباب رند سب لاچار ہیں اس دو میں خانہ خراب ابر کا سایہ ہر رحمت سایہ قہر آفتاب یہ عجب امی گردش دوران ترا ہر انقلاب ہے تری چشم و نگاہ شوق بن جام شراب چشم آہو ہو بجائے حلقہ زین کاب موج بوجے گل غلام آسا ہوا اسکے ہم کاب</p>	<p>حبذا اے طالع فرخندہ عہد شباب ساقیا دے بادہ گلگون بزم آفتاب دے دما دم بادہ عشرت سے اب دو چار دور تیرہ دل موج اسے روشن گہر جانو نہیں تیرہ دل با نہیں روشن گہر بے نہیں سنت ساقی اٹھائیں کیون تیرے پیمانہ کش گر مہمندانہ پر ہو وہ پری سپیکر سوار سازیانہ ہو پر لبیل کا اسکے ماتہ میں</p>
--	---



کہاتے ہیں لختِ دل اپنا پیتے ہیں خمِ جگر

منست و دنان بر آئین کب نا اٹھائیں

صورتِ چشمِ منار و زو شبِ حیدار ہوں

کیا ہوا اگر زور پر ہے خشکیِ تشنہ لبی

گو مندر کی طرح میں ہوں بہراقتہ جگر

روز و شبِ محبتِ نظارہ چشمِ بیتان

بیلِ دل بچتہ سوزِ ہجرِ گلرو یا نہیں ہے

خصیتِ نظارہ دیکھے شوقِ کیشا نہیں

شفقِ نظارہ ملے ہے نشہ سا اگلیں میں

عکسِ رخ سے ہر رنگِ گلشنِ ہر تاب

ہوں غبارِ آسا ہوا عشقِ سربِ اختیار

ہے بجائے آبِ دانہ یہ شرابِ یہ کباب

بارغم سے ہے سبکدوشی نہیں ہے اضطراب

ہر خیالِ عشرتِ دورانِ مری آنکھوں میں خواب

آبرو ہرگز ندون کر ہو پری جلوہ ہی آب

صورتِ گریہ ہی ہو لیکن نہیں آنکھوں میں اب

میں کہاں باقی کہاں ہے ایجا جامِ شراب

میں نہیں ہوں خام جو رویا کروں مثلِ کباب

خوشی اندازِ نازِ نازِ آنکھوں میں حجاب

سبکدہ میں ہے کوئی مستِ قبح خانہ خراب

ایک بار کہ ریش بہرہ دون پر حنا کا چڑھنا اب

کیون نہ اس مہر میں ہو جامِ مری مٹی خراب



ہیں کھل مجھ سپہ قہمت کے گرد راہ سے

مجھ سپہ قہمت کے لگے کیا شب بیدار کو قدر

ہیں کہلی آنکھیں خیال یار میں محروم ہو بد

یاد میں ہے رخ رنگین کے جب ساغر لیا

دج گر لکھوں ترے کفر فکری میں خوش نظر

ہے کیسے چشم کا سودا تو ادا دے

جوش پر ہے بحر عشق ساقی گلگون قبا

وعدہ امروز فردا ہی ہے موج د شکن

ہوں سراپا میں نظارہ اس نشانی آنکھ میں

میں وہ بیکس ہوں کہ اپنے ہی میں بگانی مجھے

بے زبان یار ہی شاعر ابوالیوان ہوں

آہوان شوخ رنگ و لہر ان سست خواب

گردا میں ہے سر کی سر مرہ چشم غراب

نگر اس آس صورت بیدار ہو دین خواب

موج مے باد بھاری نگہت گل ہی شراب

ہو پر طبل قلم آب سیاہی گلاب

بہر شتر شاخ آہو جاخون نکلے شراب

ہر من مو ہے میر افوارہ موج شراب

کر سکے سیراب کیا ہم تشہ سند و کو شراب

مجھ سا کوئی بھی ہو گا مست خانہ خراب

رہتا ہے سایہ ہی مجھے گاہ میں دگہ عقاب

تھے نبی امی دے ہیں صاحب ام الکتاب



بن بس اشوق جمال یار بس کراضطراب

آرزو بس کرتو اب لاف گزاف شاعری

ای سر پر آراے گردون خسرو عالیچنا

ہو ترے قدمو نہیں فیض خندہ باد بہار

دوست و دشمن کو برابر ہے ترافض و دام

صورت نرگس ہے اس باغ میں دلشاوت

بادشاہانیرے ابر جو دوی ہیں فیض منت

خلق عالم میں ترا النام فیض عام ہے

چشم گل میں رشک تجھے دید بلبل مریشک

بادشاہ جو ہر عقل سلیم خلق میں

ہو صدی سال تیری عمر باغ دہر میں

ہوتا ہے سیما بیا بیتاب دل محو شباب

لکھہ ثنا و مدح شاہ میں چند شعر اب انجی اب

تک یہ نگاہ مددست تیرا ہے ماہ واقتاب

کیا عجب یہ اگل قالین سے جو بوی گللاب

باغ و صحرایں یکساں جہ طمع موج سوجا

مانتہ سے تیرے عنایت ہو جسو جاہ شراب

باغ سو گل گل سیل مل سے نشاط مشکناہ

کونجہ اشخاص میں لکھتے نہیں جو فیضیاب

اس چمن میں ہے تودہ خونناہ عشرت گلاب

مایہ اور اک کلی تو ہے با صد آب تاب

اک گل بھی ہو کم بھی لہز رو حساب



ہو مبارک شجر کو یہ شبن جو بلی روز و شب

اس چمن میں نفی جوان تیر محبت ن سرخ و

عادل و باذل دکن میں ہیں زیر و بادشاہ

شاعر و نہیں گو نہیں میں آنرز و اصل زبان

کیا غرض مجھ کو کسی کی داد اور پیداو سے

شاعری پیشہ نہیں میں اور نہیں شہر طلب

ہر سخن فہم و سخندان و سخنور بادشاہ

یا الہی جنت تک قائم رہ کر دون کا دور

حکمران ہفت کشور بادبر روی زمین

شہر یار و کامگار و بادقار و زندہ باد

عمر ہی تیری ہو عمر نوح با عہد شباب

ہو تیرے بعد و کا رخ سیہ رنگ خضاب

یہ ہی موج ماستاب ہے موج آفتاب

پردہ معنی ہے با صد ناز مجھ کو خوش حجاب

قدر و ان میرا تو ہے شاہ و دکن عالیجناب

مرد کا سب کل ہے اور ہر کسب اکتساب

کیا ہو نگا ایسے ظل اللہ میں کامیاب

روز و شب میں جلوہ پیراستاب و آفتاب

میر محبوب علی شاہ تصف عالیجناب

یہ دعا یارب تو مجھ پر چیر کی کر مستجاب

قصیدہ



ہر جوش سبز خطان عین گریہ نزاری

برنگ کاہ ہو کاہیدہ کھر باکے لئے

بتوں کا جلوہ ہے جا دو بہر خدا کی نیاہ

سیاہ روئی ہے زائد تری جبین سیامی

غبار نیلے میں اس شہسوار تک پہنچا

جہان نہ میں رہتے ہیں لاچار عقل شب شد

خودی ہر شیخ میں اور وجودی رند نہیں

ہر ایک قطرہ سے نگہت ہزار دماغ

سہا نہیں پھرتے ہیں وارہ یہ سیہ قسمت

ٹوٹ ٹوٹ کے کیا نالہ شکل مرغ سحر

وہ مجھ سے چہتے ہیں لو کہ کے آگدہ میں بند

زمین عشق ہے گلزار چرخ رنگاری

نہیں بجز طلب وید مجھ کو بیاری

رہے نہ ہوش کس کا یہاں ہشیاری

ہے سرخ روئی ہماری برنگ میخواری

یہ کام آئی میرے سخت کی سکبھاری

یہہ ایک آئینہ خانہ ہر چار دیواری

گنہ نماز ہے اور ہے ثواب میخواری

ہے میری ایک نقطہ میں کیفیت سیاری

رخ جوان ہے رنگ خضاب بیکاری

چھپی جو مجھ سے وہ تصویر چاند سی پاری

عجب ہے چشم مروت میں انکی عیاری



طعیدہ دل ہی کسی گل کی یاد میں ہر دم  
بہار گریہ سے میر ہرین شت باغ خلق

سوار تو سن طبع روان پہ یوں لشار

ہے اس چمن میں خوش آغاز عشق گل بیل

نہیں ہے تجھے علمے باد قہر تہہ ہر

ہوئی نہ مجھے وہ دو چاکے دود و ہاتھ

ہر محبو کو موج عبیر شاد مہمت زلف

ہوا میں جفتہ دل اس گل کی دید خوشام

بر اورانہ محبت کا چہرہ سیہ دم سے

کچھ ہے مدح جو اس مست چشم بانی کی

قیاس میں نہیں آسان گدا رشتہ منک

کردن بصورت بیل مکیو نہیں خونباری

چڑنگے ہر کے نگہ آہوان تاناری

ہزار رنگ مجھے ہے سواری عاری

ولیکن اسکے تو انجام میں ہے خوشیاری

سپہ محبو جو ہر عنصر یہ چار دیواری

خداد کہلے کی کوئی ایسی لا چاری

کم آسمان سے زین خوش مری سہ کاری

ہے اس چمن میں مجھے خواب عین ساری

ہر آئے ابر کا دل ہی کردن جو زاری

ہر ایک شعر میں میر ہر موج شراری

الہی عشق تبا نہیں ہے سخت دشواری



خلیل عاشق صادق تہونارہتی گلزار

بس آرزو نہ کر اب طول و استل سخن

ہر تیری بجز طبیعت اگرچہ موج نشان

مذہب جو اہل سخن داد کچھ بچھے کیا غم

یہ واہ واہ جو ہے داد عام شک آئینہ

شمال لکھ اسکی جو ہے بادشاہ ملک کن

وہ ہے تو تاج سر افتخار سرداری

شعاع جلوہ حق نور شمع بزم جہان

سے تیرے پایہ عظمت میں شان سرداری

غلام صہبت مر دانہ تو مرد اسٹند

شگائی دلفین شیر کشاد شیب و دوش

ہیں در نہ عشق گلونین ہزار فی انباری

ہنہیں پسند پسند فقر طوماری

تنائے شاہ میں کرے بہا گہماری

ہے خود کلام ترا حسن دوسر کاری

یہ خاص قسم کی بھائی ہر زمر ہر کاری

ہر زیب سروری و رونق بہا نداری

کہ بچھے فخر کس شوکت شہراری

جہاں ملت دہیں آفتاب بنداری

کہ ہے تو طرہ تاج سر جہاں داری

کہ تیرے تار فخر میں بند ہوتی تاری

نصیب کلک مہٹی ہر شکوہ انباری



بہارمند تیرا باغ عدل شام و صبح

تمام دائرہ عدل ہے ترے ہمدست

نہ اسکا دست جفا تیرے کفش پا کو ضرر

شہا تو ہی سر عالم میں تاج سرداری

تو فخر دور سلاطین آخرین ہے نظام

لباس حسن تیرا تا ابد بہار انرا

ہیں تیرے عہد میں مشکل تمام تر آسان

لکھو نین گرتیری زلف راز کی حدت

وہ ہونے والی صورت نگار جلوہ نظم

ہر ایک کو چوہ کن کا ہر مثل بلج نیست

بلند عرش سے ہو تیرا پایہ رفعت

نسیم دم ہے تیرا پایہ شہر ماری

وہ انگلیوں میں تیرے حساب پر کاری

ملی ہے دست عدو کو ازل سے کاری

کہ تیرا پایہ اقبال ہے شہر ماری

ہے ختم ذات پہ تیری شہا جہا ندری

قبائے سب حسیان باغ اعماری

ہر روکتہ تر غم حفتہ کار دشواری

کرن پسند پسند اختصار طوماری

ہزار شرمون پیہم سجا گلکاری

وہ تیرا چشمہ الطاف و ہر دھری

نصیب تیرے عدو کو پسندی و خواری



گل مراد بدست اس چمن میں دستری  
رہے تو اس چمنستان عدل میں نشاد

عدو ہوں آتش حسرت سوختہ ناری  
مراد دل تری بر لائے حضرت باری

## قصیدہ

بیارسانی مے ارغوان خوش آنے گل  
چو موج رنگ رخ آتشین جہان گریست  
نقاب از رخ نگین چو آن نگار کشید  
چو بود روز خیال جمال رعنائش  
حدیث خال و خط آن شگفتہ خسارنش  
منان بر اثر باغ نوبہا رکم است  
گرفت رنگ رخ یار رنگ اقبالش  
شدم بچرخ لالہ رنگ رابع ہدل

بسوز تا دل بیل شود کباب رنگ  
چرا شود دل بیل نہ زین کباب رنگ  
قرار از دل بیل بود تاب رنگ  
شب اندران چمنستان شمع پنجاب رنگ  
خوش است این منشا طوکر کتاب رنگ  
ہزار بار بیل شد این خطاب رنگ  
کہ شد بجلی خود شیشی اکت رنگ  
فلک بطور عجب کے القاب رنگ



بر شک زلف و رخسار آفتاب گرفت

که مبار چون من تیر و زشت القیب

بر و زگر و شش چشمیت بهار شست

عفت بال و پر طبل ار شکست بهار

شش طاسانی به چشمیت ردا آن

رمان زخم شمشیر بدین تو بخشش آمد

هزار داغ بدل دارم یولا ز خوشم

مرف عکس زرخ تو اگر بهر چه بهار

بود بر نگشت خفت پر زلف سیم بهار

سوار گردید او بر سمن باد بهار

بهیج نگشت گل نازبان و در دستش

بریش بر فداک شد بهر غنا ز

هزار داغ بدل دارم خواب ز گل

بیکدشت طار مستی بجای آب ز گل

چه عشق شمع به بلوغ است احتیاج ز گل

بود بهیجان زگر شش طاس به گل

چو بود جوهر تغیت ز روح آب ز گل

درین بین کمان من گویا آب ز گل

بدان دانه و در کیم خوش آب ز گل

خوش است نگشت زگر و زلف و شش ز گل

بهار زنده بودیش بود در کاب ز گل

بشوفی دم آه و روان خوش آب ز گل











